مقام اشاعت جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

## آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر464-6 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

### حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی دینی خدمات پر ایم فل کر رہے ہیں

محترم محمد شہزاد احمد صاحب اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیفی، دینی، خدمات پر ایم فل کر رہے ہیں ان کا سارا مقالہ انگلش میں ہوگا۔ جن احباب کو حضور فیض ملت کے حوالے سے کوئی علمی، یادگار واقعہ یاد ہو تو رابطہ کریں۔

محمد شہزاد 03007809412

# جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
رخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں
یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں
ہم تو ہیں آپ دلفگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نوبہار خون ہمیں رلائے کیوں
یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں

اگر آپ نے ابھی تک نئے سال کا چندہ نہیں بھیجا تو جلد ارسال کریں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ کا رسالہ ماہنامہ ''فیض عالم'' اپنی اشاعت کے ۲۶ سال پورے کرنے کو ہے آپ کے نام ایک عرصہ سے رسالہ ہر ماہ باقاعدگی سے حاضر ہوتا ہے اس کمر توڑ مہنگائی نے جہاں غریب و متوسط طبقہ کا جینا محال کر دیا ہے۔ وہاں آپ کے اس رسالہ کی اشاعت کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ دردمندانہ اپیل ہے کہ اپنے اس رسالہ کی اشاعت کو جاری رکھنے کے لیے اپنا چندہ وسابقہ بقایاجات پہلی فرصت میں ارسال فرمائیں۔ کیا رسالہ آپ تک پہنچتا ہے؟ جواب دینا آپ کے شان کے لائق ہے ضرور شفقت فرمائیں۔ والسلام محمد فیاض احمد اویسی مدیر ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور

منتِ غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں
ان کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں
خوش رہے گل پہ عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں
گردِ ملال اگر دُھلے دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں
جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں
اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں
راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاض دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں
سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضاؔ نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سیدنا مُحَمَّد"

کلام: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان

# پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

ہر سال کی طرح جوں ہی ہلالِ ماہِ مقدس ربیع الاول شریف اپنی بے شمار برکتیں اور ان گنت رحمتیں لیکر نظر آیا تو پوری کائنات میں آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند ہونے لگی "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کی عملی تفسیر نمودار ہوئی حکومتی ایوانوں سے لیکر غریبوں کے جھونپڑوں تک جشنِ ولادت کی خوشی میں چراغاں وسجاوٹ کا اہتمام ہوا۔

دنیا کے ہر میڈیا پر حمد ونعت اور درود وسلام کے ایمان افروز نغمات سنائی دیتے ہیں۔قریہ قریہ بستی بستی نگر نگر محافلِ میلاد کے جلسے ہونے لگے۔حکومتی سطح پر محافلِ میلاد پاک کے انتظامات خوب سے خوب تر ہوئے۔مزے کی بات یہ ہے کہ آج تک ربیع الاول شریف کے آتے ہی جہاں ارض وسماء میں خوشی کا بھرپور اظہار ہوتا ہے وہاں دشمنانِ دین وحاسدین اپنی عداوت کا موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جوں ہی یہ بابرکت مہینہ اہل ایمان کے درمیان تشریف لاتا ہے تو خوشیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا ہے تو دوسری طرف حاسدین مختلف قسم کے پمفلٹ واشتہارت شائع کرکے عوام الناس کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے نجدیوں، وہابیوں سعویوں کے اندھے مفتی نے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بدعت اور گناہ قرار دیکر اپنی بغضِ باطنی کا اظہار کیا لیکن خدا کا کرنا ایسا کہ ہر سال سے محافلِ جشنِ آمد مصطفیٰ میں اضافہ ہورہا ہے، حاسدین کا منہ اور زیادہ کالا ہورہا ہے اور ہوتا رہے گا خوب فرمایا عاشقوں کے امام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے

| | |
|---|---|
| رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا | پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے |
| مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے | نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا |

اگرچہ یہ جال پرانے ہیں لیکن شکاری نئے ہیں ان کے بے تکے اعتراضات کے مدلل محقق جوابات اہل حق علماءِ کرام دے چکے ہیں

مختلف اخبارات اور سوشل میڈیا پر سعودی مفتی کے کالے فتویٰ پر کافی شور بپا ہے۔اخبارات نے اپنے اپنے انداز میں اس فتویٰ پر اپنے کمینٹس دیئے ہیں ایک اخبار کی خبر ملاحظہ ہو

### ﴿نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا﴾

ریاض (مانیٹرنگ ڈیسک) ایک طرف تو ہمارے ہاں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں آمد کی خوشی میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منانے کی بھرپور تیاریاں کی جارہی ہیں اور گلیوں بازاروں کو دلہن کی طرح سجایا جارہا

ہے لیکن دوسری طرف سعودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز الشیخ کی طرف سے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منانے کو بدعت اور کارِ گناہ قرار دے دیا گیا ہے۔

امام ترکی بن عبداللہ مسجد ریاض میں خطبہ جمعہ سے خطاب کے دوران انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک بدعت ہے جو آپ اور صحابہ کے دور سے تین صدیاں بعد دین میں داخل ہوئی۔

انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا کی سچی محبت یہ ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں اور سنت پر عمل کریں جبکہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منانے کی تلقین کرنے والوں کو بھی انہوں نے گنہگار اور گمراہ قرار دیا۔

(روزنامہ ''پاکستان'' ۳ جنوری ۲۰۱۵)

## اس شرانگیز فتویٰ پر مفتی کو اہل اسلام کا چیلنج

اسلام آباد (قدرت نیوز) عید میلاد النبی کی تقریبات کو خلافِ شریعت قرار دینے پر سُنّی تحریک علماء بورڈ نے سعودی مفتی اعظم کو مناظرے کا چیلنج کر دیا۔ سُنی تحریک علماء بورڈ کے رہنما علامہ غفران محمود سیالوی نے سعودی مفتی اعظم عبدالعزیز آل شیخ کی جانب سے عید میلاد النبی کی تقریبات کو توہم پرستی اور شریعت کے منافی قرار دینے پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میلاد النبی کی تقریبات کو بدعت قرار دینا جہالت ہے۔ محافلِ میلاد کا انعقاد قرآن وسنت کے منافی نہیں بلکہ سعودی مفتی کا بیان قرآن وسنت کے منافی ہے۔ میلاد منانا توہم پرستی نہیں بلکہ حق پرستی کی دلیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانے سے توحید کا پرچار اور شرک کی نفی ہوتی ہے۔ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انسانیت کے لئے امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ پوری اُمت مسلمہ شروع سے رسول اللہ کا میلاد مناتی چلی آ رہی ہے حتیٰ کہ نبی کریم نے خود اپنا میلاد منایا۔ عید میلاد النبی کے موقع پر ایسا بیان مذہبی منافرت پھیلانے اور اُمت کو تقسیم کرنے کی مذموم سازش ہے۔ سعودی مفتی اعظم کو چاہیے کہ اپنے دعویٰ کو قرآن وسنت سے ثابت کریں وگرنہ اپنے بیان سے رجوع کریں۔ سعودی مفتی اعظم کے بیان سے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں انہیں اپنے بیان پر پوری اُمت مسلمہ سے معافی مانگنی چاہیے۔

اور جاہل مفتی از مفت سے کوئی پوچھے کہ او عقل کے اندھے ویسے بھی اندھا ہے کہ ہر سال خانہ کعبہ پر سونے کا غلاف نیکی اور اجر کی نیت سے چڑھایا جاتا ہے، کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں یہ نہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کے عمل سے لیکن اس پر کوئی فتویٰ نہیں لگاتا کیوں؟؟؟؟ جبکہ قرآن پاک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کی آمد خوب خوشیاں منانے کا جواز موجود ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱، سورۂ یونس، آیت ۵۸)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

تفسیر میں سب سے پہلا درجہ تفسیر القرآن بالقرآن ہے یعنی قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کسی دوسری آیت سے ہو جائے تفسیر کے درجات میں سب سے بلند ترین درجہ یہی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر بالقرآن کیا ہے؟ اس آیت میں دو چیزوں پر خوش ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

## ﴿اللہ کا فضل اللہ کی رحمت﴾

یہ دو چیزیں جب حاصل ہوں تو خوشی کا اظہار کرنا قرآنی حکم ہے اور یہ دونوں چیزیں سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں مسلمانوں کو نصیب ہوئیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۷)

اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فضل کہا گیا ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی رحمت قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

قرآن مجید کے مطابق فضل اور رحمت دونوں ہی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں یکجا ہیں اور فضل و رحمت پر خوش ہونے کا حکم باقاعدہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے، تو کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر خوش ہونا بدعت یا گناہ ہے؟؟؟؟

# ۱۲ ربیع الاول کو بہاولپور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پُر کیف نعروں سے گونج اُٹھا

سالہا سال سے مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں اہلسنت بریلوی مکتب فکر کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول شریف کو میلادِ مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے مگر اس سال ربیع الاول کے چاند نظر آنے سے قبل مسلک دیوبند کی مختلف تنظیمات نے محض بہاولپور کے امن کو خراب کرنے اور اہلسنت کے زیر اہتمام جلسہ وجلوس عید میلاد النبی میں رخنہ اندازی ڈالنے کے لیے ۱۲ ربیع الاول شریف کو مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں پروگرام کا اعلان کر دیا بڑے بڑے اشتہارات بینرز پینافلکس بنوا کر پورے شہر میں آویزاں کر دیئے شہر میں ایک تشویش سی پیدا ہوگئی کہ ہر سال تو ۱۲ ربیع الاول کو اہلسنت درود وسلام کی محفل سجاتے ہیں شہر ومضافات سے ہزاروں لوگ عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں عظیم میلادِ مصطفیٰ کانفرنس ہوتی ہے۔ یہ کیا ہوگیا؟ اس سلسلہ میں علماء ومشائخ عظام کا ایک وفد ضلعی انتظامیہ کو ملا اور دیوبندیوں کی شرپسندی سے آگاہ کیا ہے۔ انتظامیہ (ڈی سی او، ڈی پی او بہاولپور) نے مسلک اہلسنت (بریلوی) کو ۱۲ ربیع الاول شریف 4 جنوری 2015 بروز اتوار کو مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں میلادِ مصطفیٰ کانفرنس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا جبکہ کمشنر بہاولپور نے ٹی ایم او سٹی بہاولپور کو جلوس کے آغاز پر صبح آٹھ بجے جامعہ اویسیہ رضویہ کے عقب محکم الدین سیرانی روڈ پر جلسہ اور اختتام پر میلادِ مصطفیٰ کانفرنس کے لیے مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں مکمل انتظامات کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جبکہ مسلک دیوبند کی طرف سے ۱۲ ربیع الاول کو مرکزی عیدگاہ میں کانفرنس کو نقص امن قرار دیکر سیکیورٹی قائم کرنے والے اداروں کو ہدایات جاری کیں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک موقعہ پر مذہبی منافرت پھیلانے والے عناصر کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کی جائے۔ اس کے باوجود مسلک دیوبند کی طرف سے ۱۱ ربیع الاول تک منفی سرگرمیاں جاری رہیں۔ عوام تذبذب کا شکار رہی شرپسند عناصر نے جان بوجھ کر یہ کام کیا تاکہ جلوس کا اجتماع کم ہو مگر چشم فلک نے یہ خوبصورت نظارہ کیا کہ بہاولپور میں ہر طرف سے جلوس ہی جلوس تھے۔

(ابو محمد عبداللہ محمد اعجاز اویسی، محمد کوکب ریاض اویسی، محمد شفاعت رسول اویسی)

## ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۳۶ھ 4 جنوری 2015ء اتوار کا سہانا دن

☆ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں بھی جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جوش وجذبہ اور شان وشوکت سے منایا گیا۔ ملک کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کے عقب محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور میں عظیم الشان جلسہ اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام تھا جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول نعت اور درود وسلام بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے شامل ہوئے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق بہاولپور ومضافات سے نمازِ فجر ادا کرتے ہی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کاروں، جیپوں، سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، ٹریکٹر، ٹرالی، پیدل جلسہ گاہ کی طرف جھوم جھوم کر ذکر اللہ اور نعرہ تکبیر ورسالت (اللہ اکبر، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نعرے بلند کرتے ہوئے آنا شروع ہوئے۔ تحصیل کونسل سٹی بہاولپور نے جلسہ گاہ میں وسیع انتظام کیا تھا۔ صبح 8 بجے برادرِ محترم صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی نے تلاوتِ کلام پاک کے لیے قاری غلام عباس اُویسی کو دعوت دیکر جلسے

کا آغاز کرایا۔ جامعہ اُویسیہ رضویہ کے طلباء سید محمد عبدالوکیل شاہ، محمد حسنین اویسی، محمد بلال رشید کے علاوہ دیگر ثناء خواں حضرات نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اسٹیج پر علمائے کرام، مشائخ عظام، شہر کی معزز سماجی و سیاسی شخصیات کافی تعداد میں موجود تھیں۔ علماء کرام نے اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار کیا جبکہ علامہ جاوید مصطفیٰ سعیدی ناظم اعلیٰ مرکزی میلادِ مصطفیٰ کمیٹی و تحریک نظام مصطفیٰ نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہاولپور میں جشنِ میلاد شریف کو مذہبی جوش و جذبہ سے منانے کا سہرا فیضِ ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے جنہوں نے پچاس سال تک بہاولپور میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات تقسیم فرمائی اور آج وہ اپنے محبوبِ حقیقی سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جا پہنچے ہیں۔ ان کی مخلصانہ محنت کا نتیجہ ہے کہ بہاولپور و مضافات میں جشنِ میلاد پاک کے جلسہ و جلوس کی رونق دن بدن بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے مبارک دن بہاولپور کی سنی قیادت ان کے مزار پر حاضر ہوئی اور عہد کیا کہ متحد ہو کر باطل قوتوں کا مقابلہ کریں گے۔

☆ اس موقعہ پر میلادِ مصطفیٰ کمیٹی مجلس عاملہ کے چیئرمین اور صوبائی امن کمیٹی پنجاب کے ممبر صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اُویسی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس میں محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قلبی ذوق و شوق سے آتے ہیں یقیناً یہ کامل ایمان ہونے کا ثبوت ہے انہوں نے کہا کہ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا ایمان کا اولین جز ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جشن عیدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ اسلام کے لئے خوشی کا بہت بڑا تہوار ہے کیونکہ اس دن ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر علامہ خلیل احمد مہروی امیر جماعت اہلسنّت سٹی بہاولپور نے جشن میلاد کے موقعہ پر اہلیانِ شہر بہاولپور کو خوبصورت سجانے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں کی ساری بہاریں اپنے پیارے آقا کریم روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ۱۲ ربیع الاول کو آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے کر کے اپنے نصیب چمکاتے ہیں۔

☆ اس موقعہ پر ادارہ مصباح القرآن کے مدرس نے اپنے خطاب میں کہا کہ 4 جنوری کو غازیٔ اسلام ملک ممتاز حسین قادری صاحب نے ملعون سلمان تاثیر (گورنر پنجاب) کو جہنم واصل کیا تھا۔ آج کے دن ہم سب غازی صاحب کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں اور ہم انکی باعزت رہائی کے لیے دعا گو ہیں اور ہم حکومتِ وقت کو بھی یہ باور کروانا چاہتے ہیں کہ اگر انہوں نے غازی صاحب کے خلاف کوئی ایسا قدم اٹھایا جو قرآن و سنت کے خلاف ہو تو وہ آپ کے لیے اچھا نہیں ہوگا اور آپ اس کو بھی انقلاب یا تبدیلی نہ سمجھنا کہ آپ کا کچھ نہیں بگڑے گا کیونکہ جب ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات

آجاتی ہے تو عاشق کچھ بھی کر گزرتے ہیں۔ ہم اہلسنّت اس ملکِ پاکستان کے بنانے والوں میں سے ہیں اور ہم اس ملک کا امن وامان خراب نہیں کرنا چاہتے اس لیے ہم اپیل کرتے ہیں کہ غازی صاحب کا فیصلہ قرآن وسنت کی روشنی میں کیا جائے۔

☆ میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے ناظم اعلیٰ جگر گوشۂ مفسر اعظم پاکستان صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی نے اپنے بیان فرمایا کہ میرے والدگرامی میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے بانی مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری قدس سرہٗ کی بہاولپور میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت مذہبی عقیدت واحترام اور شان وشوکت سے منانے کی عملی جدوجہد کی برکت سے آج جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہاولپور کی ہر گلی وکوچہ وبازار سے عاشقانِ رسول کا قافلہ آرہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ۱۴۱۲ھ میں حضرت فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر گلزارِ صادق چوک کو میلاد چوک کا نام دیا گیا اب چوک پر پیتل کی سنہری لکھائی سے نہایت ہی خوبصورت انداز میں سنگ مرمر کے ستون پر جلی حروف میں ''میلاد چوک'' لکھا ہوا صدیوں تک اہلِ بہاولپور کو حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کی یاد تازہ کراتا رہیگا۔

جلسہ کے اختتام پر درود وسلام اور قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ جامع مسجد سیرانی سے شاندار جلوس حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادگان ودیگر علماء اہلسنّت کی قیادت میں روانہ ہوا۔ جلوس میں نظم وضبط اور امن وامان برقرار رکھنے کے لئے سنی تحریک بہاولپور کے جیالیوں اور مدارسِ اہلسنّت کے طلباء پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں۔ جلوس کی ترتیب قابل دید تھی سب سے آگے مدارس کے طلباء سفید لباس میں ملبوس اور سروں پر سفید دستاریں سجائے ہاتھوں میں سبز پرچم لہراتے چل رہے تھے اہل سنت کی مختلف تنظیمات کے عہدیداران وعلمائے کرام درود وسلام پڑھتے ہوئے پیدل چل رہے تھے اور ذکر اللہ ودرود وسلام پڑھتے ہوئے ایمان افروز ماحول پیدا کئے ہوئے تھے مختلف سرکاری تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلباء نے جلوس میں بھرپور شرکت کی حسبِ روایت بگھی میں جگر گوشہ فیض ملت علامہ محمد فیاض احمد اویسی کے ہمراہ حضرت سید محمد خالد لطیف شاہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت سید بابا نذیر احمد شاہ دیسولا والے، بہاولپور میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے صدر الحاج محمد حنیف سعیدی، پیرزادہ محمود سلیم ایڈوکیٹ سوار تھے اور جلوس کی قیادت علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق، خطیب اہلسنّت یادگارِ اسلاف علامہ قاضی غلام ابوبکر صاحب، حضرت علامہ قاضی تاج محمد، علامہ مفتی جاوید مصطفیٰ سعیدی ناظم اعلیٰ تحریک نظام مصطفیٰ ومرکزی میلاد کمیٹی، مخدوم سجاد محمد عثمانی، قاری ذوالفقار احمد نقشبندی مفتی محمد قربان اویسی، قاری محمد بخش اویسی، علامہ سید فیاض حسین شاہ، مولانا بشیر احمد اویسی، مولانا قاری ریاض احمد گولڑوی، علامہ قاری عبدالرؤف مہروی، مولانا بشیر احمد اویسی، مولانا محمد حسین آزاد، مولانا خلیل احمد مہروی، مولانا محمد عباس فریدی کر

رہے تھے۔علماء ومشائخ عظام کی قیادت میں عوام الناس کا پیدل چلتا ہوا ایک سمندر تھا سوزوکی، ویگنوں، کاروں وموٹروں اور ٹریکٹر ٹرالیوں کی لمبی لمبی قطاریں پوری سج دھج سے جلوس کے تقدس اور رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔مختلف مدارسِ عربیہ کے طلباء اپنے اداروں کی یونیفارمز اور سفید عماموں میں خوب لگ رہے تھے۔معروف ثناخواں محترم محمد جنید رضا قادری، محمد عاصم رضا قادری اویسی ودیگر ثناء خوانان کے ساتھ نعتوں کے نذرانے، درودوں کے گجرے پیش کرنے والی ٹولیاں پوری فضا کو معطر کر رہی تھیں اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ کی گونج سے شرکائے جلوس اپنی خوشی ومسرت کا ثبوت دے رہے تھے اور بہاولپور کے کوچہ وبازار کی فضائیں درودوسلام کے پرکیف نغمات سے گونج اٹھیں تھیں یہ عظیم الشان جلوس جامعہ اویسیہ رضویہ محکم الدین سیرانی روڈ سے روانہ ہوکر جب بہاولپور کے مشہور مقام بابِ فرید پہنچا تو جلوس کا دوسرا سرا ابھی سیرانی مسجد پر ہی تھا جلوس کی گزرگاہوں پر مختلف تنظیموں نے خوش آمدید بینرز لگائے ہوئے تھے۔زندہ دلانِ بہاولپور نے عاشقانِ رسول کے لئے پانی اور دودھ کی سبیلوں کا خاطر خواہ اہتمام کیا ہوا تھا۔جلوس جہاں سے گزرتا لوگ پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے، جگہ جگہ مٹھائیاں بانٹی گئیں۔گری گنج بازار، چوک بازار، شاہی بازار، فرید گیٹ حضرت باباگلن فقیر کے دربار سے ہوتا ہوا لائبریری چوک، بی وی ایچ سرکلر روڈ، تاجدارِ ختمِ نبوت (فوارہ) چوک سے ہوتا ہوا جلوس میلاد چوک پر اختتام پذیر ہوا۔مرکزی عیدگاہ میں عظیم الشان میلاد کانفرنس ہوئی۔

کانفرنس میں خطیبِ ریاست بہاولپور یادگارِ اسلاف علامہ قاضی غلام ابوبکر مہروی نے آج کے دن کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہم اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے دنیا وآخرت بہتر کرلیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بارہ ربیع الاول شریف تاریخ کائنات میں عظیم الشان اور یادگار دن ہے کیونکہ اس دن سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔صدیوں سے پھیلی ہوئی ظلمت وتاریکی نور نبوت کے باعث ختم ہوئی انہوں نے مزید کہا کہ اس موقعہ پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی تمام مخلوق خوشی کا اظہار کرتی ہے انہوں نے مزید فرمایا کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنا صحابہ کرام اور محبوبان خدا کی سنت ہے۔انہوں نے عشاق رسول کو کہا کہ حالات کا تقاضہ ہے ہم غازی علم دین کے کردار کو مشعل راہ بنائیں۔اپنے خطاب میں انہوں نے علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہم اہلسنت کے مفاد میں ہونے والے ہر فیصلہ میں آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

☆اس موقعہ پر نامور عالم دین علامہ قاضی تاج محمد صاحب کے خطاب کے بعد برطانیہ سے آئے ہوئے ممتاز عالم دین علامہ عمر حیات قادری نے صحابہ کرام کے ایثار وہمدردی کا ایک ایسا علمی اور خوبصورت واقعہ بیان فرمایا کہ عوام وخواص نے سبحان اللہ، سبحان اللہ سے خوب داد دی انہوں نے کہا کہ پاکستان میں دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات نے

غیر مسلموں کو طعن و تشنیع کا موقعہ دیا ہے۔ ضرورت اس امر ہے کہ پوری قوم افواجِ پاکستان کے شانہ بشانہ مل کر دہشت گردی کا خاتمہ کرے عملی طور پر ہمیں بتانا چاہیے کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اسلام نے جانور تک کے حقوق معین کیے ہیں۔

☆ ڈاکٹر پیر محمود الحسن محمدی سیفی نے اپنا پر مغز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل محبت ربیع الاول شریف میں خوب خوشیوں کا اظہار کر رہے ہیں مگر چند شر پسند عناصر مسلمانوں سے یہ عظیم خوشی چھینا چاہتے ہیں اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس پر رخنہ اندازیاں کرتے ہیں ہم ایسا ہر گز نہیں ہونے دیں گے۔ وقت ثابت کرے گا کہ ہم خونِ جگر دیکر گلشن کو نکھار دیں گے۔

☆ پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب نے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ دہشت گردی کا خاتمہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ سے ممکن ہے۔ انہوں نے خوارج نے مسلمانوں کا لبادہ اٹھ کر کبھی مسجدوں پر حملہ کیا تو کبھی مزارات پر حملہ کیا، کبھی امام بارگاہوں پر حملہ کیا اور اب پشاور میں معصوم بچوں کو ظلم کا نشانہ بنا کر اپنے جگر کو پاش پاش کیا گیا۔ اب افواجِ پاکستان کے ساتھ پاکستانی قوم متحد ہے۔ اب دہشت گردی اور دہشت گردوں کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔

☆ صوبائی وزیر ملک محمد اقبال چنڑ نے اپنے خطاب میں شرکائے جلوس کو یقین دلایا کہ ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو مرکزی عیدگاہ میں عظیم الشان میلادِ مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ چند شر پسند عناصر شہر کے امن کو خراب کرنے کے لیے منفی سرگرمیاں کر رہے ہیں ہم ان کے عزائم ناکام بنا دیں گے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ آج جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر زندہ دلانِ بہاولپور کا ذوق دیدنی ہے یہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہے کہ آج بہاولپور کے گلی و کوچہ اور بازار خوشیوں کا سماں پیش کر رہے ہیں۔

سنی تحریک کے نوجوان جلسہ گاہ کے نظم وضبط کو خوب سنبھالے ہوئے تھے، کانفرنس کی نقابت علامہ جاوید مصطفیٰ سعیدی نے کی جبکہ مرکزی میلادِ مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور کے صدر علامہ عبدالرزاق شائق نے جلسہ وجلوس میں شریک ہونے والے ہزاروں شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ وجلوس میں بہترین انتظامات کرنے پر ٹی ایم اے اور سیکورٹی کے حوالے سے ڈی سی او اور ڈی پی او بہاولپور کا شکریہ ادا کیا گیا۔

آخر میں درود وسلام کے بعد حضرت سید محمد خالد لطیف شاہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت سید بابا نذیر احمد شاہ دیسولہ والے نے ملک وملت کی سلامتی کے لئے دعا کی آخر میں شرکائے جلوس کے لئے لنگر نبوی شریف کا وسیع اہتمام تھا۔

رپورٹ: ابومحمد عبداللہ ہاشم محمد اعجاز اویسی، محمد شفاعت اویسی

# نبوی مینہ، علوی فصل، بتولی گلشن حسنی پھول، حسینی ہے مہکنا تیرا

زیر نظر مضمون قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، سیدی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے نعتیہ کلام ''حدائق بخشش'' میں سے منقبت غوث الاعظم کے ایک شعر کی شرح جسے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ نے ''الحقائق فی الحدائق عرف شرح حدائق بخشش'' جلد اول میں لکھا ہے سے لیا گیا۔یاد رہے حدائق بخشش شریف کی شرح حضور فیض ملت علیہ الرحمہ نے ۲۵ جلدیں لکھی ہے جن میں سے ۱۴ جلدیں شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہیں بقیہ عاشقان رضا کو دعوتِ طباعت دے رہی ہیں۔(ادارہ فیض عالم)

یہ شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان نے سرکار سیدنا غوث الثقلین حضور الشیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی شان میں لکھا ہے۔اس شعر کا لفظی ترجمہ اور تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

**حل لغات** ﴿ نبوی یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرزند نسبت رکھنے والا، مینہ بمعنی بارش، علوی یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزندی نسبت رکھنے والا، فصل عربی لفظ ہے موسم، موسمِ بہار، بتولی بمعنی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرزندی نسبت رکھنے والا اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب بتول بھی ہے جس کے معنی ہیں تمام لوگوں کو چھوڑ کر اللہ کی طرف لوٹ جانا۔گلشن (فارسی) باغ چمنستان۔حسنی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزندی نسبت رکھنے والا۔حسینی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزندی نسبت رکھنے والا۔مہکنا بمعنی خوشبو دینا، بسنا۔

**شرح** :۔اے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رحم وکرم کی بارش ہیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موسمِ بہار ہیں اور حضرت سیدہ فاطمۃ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چمنستان ہیں اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پھول ہیں اور آپ اس پھول کی پھیلی ہوئی خوشبو ہیں لہٰذا آپ بیک وقت سراپا جود وسخاوت کی بارش پیہم ہیں جو آپ کے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو وراثت میں ملی ہے اور کرم وبخشش کے موسم بہار ہیں جو آپ کو آپ کے دادا جان امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملی ہے اور آپ چمنستان عنایت وسعادت ہیں جو آپ کی دادی جان حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملتی ہے اور آپ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چمنستان فیضان عرفان کے پھول ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضان وعرفان کی بو باس آپ کو وراثت میں ملی ہے۔

## وارثِ پنجتن پاک

اس شعر میں حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پنجتن پاک کی وراثت کا ذکر کیا گیا ہے اسی لئے آپ مادرزاد ولی تھے چنانچہ سیرۃ غوثِ اعظم میں ہے کہ دورانِ حمل در شکم مادر بہت سے اولیاء اللہ نے آپ کے والد ماجد کو خبر دی تھی کہ ابو صالح تمہارے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ سب اولیاء اللہ کا سردار ہوگا سلسلہ پدری حضرت غوث پاک کا منتہی ہوتا ہے حضرت حسن مجتبیٰ تک اور سلسلہ مادری پہنچتا ہے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید کربلا تک۔ اسی لئے آپ کو حسنی و حسینی کہتے ہیں۔

حضرت غوث کی والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی ہیں جو کہ پیشوائے عارفات و سید الزاہدات تھیں آپ کی ساٹھ برس کی عمر ہوئی تب حضرت غوثِ پاک پیدا ہوئے۔ وقتِ یاس اور ناامیدی میں محبوبِ سبحانی کا پیدا ہونا بھی از جملہ کرامات ہے۔ حضرت غوثِ پاک شکم مادر میں ذکر اللہ کیا کرتے تھے اور جب آپ کی ماں کو چھینک آتی اور الحمدللہ کہتیں تو آپ ان کو پیٹ میں سے جواب "یرحمک اللہ" دیتے تھے پورے نو مہینے میں آپ پیدا ہوئے۔

سب نے آپ کی پہلی کرامت یہ دیکھی کہ ذکر اللہ کے ساتھ زبان آپ کی جاری تھی اور دونوں ہونٹ ہلتے اور اللہ اللہ فرمارہے تھے اس لئے آپ کا تاریخی نام عاشق ہے۔

آپ کا دل خدا کی محبت کے ساتھ جوش مارتا اور آپ کو حسنِ یوسفی علیہ السلام واخلاقِ محمدی وصدقِ صدیق وعدلِ فاروقی و حیائے عثمانی وشجاعتِ حیدری سب کچھ درگاہ الٰہی سے عطاء کیا ہوا تھا اور روئے مبارک آپ کا ایسا تاباں ودرخشاں تھا کہ جو کوئی آپ کی طرف نظر کرتا تھا اس کو تابِ نظر نہیں ہوتی تھی۔ آپ یکم رمضان شریف روزِ دوشنبہ وقت صبح صادق پیدا ہوئے تشریف لاتے ہی روزہ رکھ لیا اور دن بھر دودھ نوش نہیں فرمایا جب مغرب کی اذان مسجدوں میں ہونے لگی اور سب آدمی اپنے اپنے روزے افطار کرنے لگے اس وقت آپ نے بھی روزہ افطار کیا اور دودھ پینے لگے آپ کی والدہ فرماتی ہیں تمام رمضان میں میرے بیٹے عبدالقادر نے روزہ رکھا ہے دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے شام کے وقت سب روزہ داروں کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

## قرآن کے ۱۸ پارے حفظ

جب آپ پانچ برس کے ہوئے ایک عالم صاحب کے پاس لے جاکر بسم اللہ کرائی آپ کتاب لے کر عالم صاحب کے سامنے بیٹھے انہوں نے فرمایا میاں صاحبزادے بسم اللہ پڑھو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" آپ نے بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھی پھر الم سے لے کر اٹھارہ پارہ تک پڑھ کر سنا دیئے۔

عالم صاحب نے کہا اور پڑھیے فرمایا بس مجھ کو اسی قدر یاد ہے۔ عالم صاحب نے کہا اس قدر یاد کیوں ہے فرمایا میری والدہ صاحبہ کو اسی قدر یاد تھا جب میں ان کے پیٹ میں تھا وہ پڑھا کرتی تھیں میں نے وہ یاد کر لئے۔ سبحان اللہ کیا کھلی ہوئی کرامت ہے کہ پیدا ہوئے تو اٹھارہ پارے کے حافظ ہو کر آئے اسے مادرزاد ولی کہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں لڑکپن میں لڑکوں کے ہمراہ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو ایک آواز غیب سے آتی کہ اے عبدالقادر کیا ارادہ کرتا ہے ہم نے تجھ کو کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا اور جب سونے کا وقت ہوتا تو آواز آتی اے عبدالقادر ہم نے تجھ کو سونے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہم نے تجھ کو اپنے واسطے پیدا کیا ہے ہم سے غافل نہ ہو ہماری طرف آ۔

| | |
|---|---|
| سوئے من آ کہ ترا یار وفادار منم | ہر چہ داری بمن آری خریدار منم |
| میری طرف آ کہ تیرا یار وفادار میں ہوں | جو اپنے پاس رکھتا ہے لے آ تیرا خریدار میں ہوں |

جب آپ مکتب میں جاتے آواز آتی "اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللّٰہِ" یعنی جگہ دو واسطے ولی اللہ کے۔

**فائدہ**:۔ایک روز خاص گیلان وطن شریف میں آواز آئی اے عبدالقادر ہم نے تجھ کو درجہ عاشقیت و معشوقیت دونوں عطا فرمائے۔ جب آپ کی عمر دس برس کی ہوئی تمام علومِ ظاہری سے فارغ ہوئے عالم فاضل قاری واعظ ہوئے اور کرامات میں آپ کی روز بروز ترقی ہونے لگی۔

## بچپن میں کرامات

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات بچپن سے ہی ظہور پذیر ہونے لگیں اور زمانہ طفولیت میں ہی بڑے بڑے ظالم جابر ڈاکوؤں کو راہِ راست پر لگا دیا جیسا کہ آپ کی بچپن کی کرامت ذیل مشہور ہے

غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں علم دین حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ہمراہ روانہ ہوا اور جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا ایک ڈاکو میرے پاس آ کر پوچھنے لگا اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا ہاں۔ ڈاکو نے کہا کیا ہے؟ میں نے کہا چالیس دینار۔ اس نے پوچھا کہاں ہیں؟ میں نے کہا گدڑی کے نیچے۔

ڈاکو اس راست گوئی کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔

ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا چالیس دینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے رب تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔ اسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت میرے ہاتھ پر تائب ہوا اور قافلہ کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ ۱۶۸)

''علامہ مولانا خادم حسین رضوی اور ادارہ صراط مستقیم کے طلباء کی گرفتاری کی بھرپور مذمت کرتے ہیں''

طالبان ظالمان کے خلاف آواز بلند کرنے والے، ملک میں سیکولرازم کے حامیوں کو للکارنے والے، لادینیت کو قطع کرنے والے، شرپسندوں اور دہشت گردوں کے حامیوں کو بے نقاب کرنے والے، پاک فوج کی حمایت میں بولنے والے، ہزاروں علماء کے استاد، فکرِ اقبال کے ترجمان، بزرگ عالمِ دین، شیخ الحدیث علامہ حافظ خادم حسین رضوی مدظلہ کو لاہور میں گرفتار کر لیا گیا۔ آنے والی اطلاعات کے مطابق ان کی گرفتاری کی وجہ ملعون سلمان تاثیر کے حامیوں کی شرارت ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اس سے ہم دبنے والے نہیں۔ شیخ الحدیث مدظلہ، معذور ہیں وہ چل نہیں سکتے مگر ان کے روحانی بیٹے اور پاکستان بنانے والے اولیاء کے مریدین ختم نبوت، ناموسِ رسالت اور آئینِ پاکستان کے محافظ اس مجاہد کے لیے خوب آواز بلند کریں اور حکومت وقت کو بتا دیں کہ یہ آواز دبانا آسان نہیں ہے جبکہ ان کے علاوہ ادارہ صراط مستقیم لاہور کے طلباء کو بھی بلا وجہ گرفتار کیا گیا ہے۔

## عرس صاحبِ دلائل الخیرات

مجلس دلائل الخیرات آرام باغ باب المدینہ (کراچی) کے زیر اہتمام 27 دسمبر کو صاحب دلائل الخیرات کی یاد میں ایک پروقار تقریب سعید کا اہتمام ہوا جس میں مقتدر علماء و مشائخ عظام نے شرکت کی۔ (احمد بلال قادری چیچہ وطنی)

الحمدللہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مجلس دلائل الخیرات کا سلسلہ جاری ہے۔ طلباء روزانہ کی منزل پڑھتے ہیں۔

# سالارِ قافلۂ عشق حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

## ولادت اور ابتدائی احوال

سالارِ قافلۂ عشق حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ذوالحجہ کے آخری (سہ شنبہ) منگل ۱۲۶۱ھ کو چاچڑاں شریف تحصیل خانپور کٹورہ ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام خورشید عالم تھا حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ (پاک پتن شریف) سے خاندانی عقیدت کی بناء پر آپ کو غلام فرید کہا جانے لگا اور چار دانگ عالم آپ اسی نام سے مشہور ہیں آپ ہفت زبان خصوصاً سرائیکی کے عظیم شاعر ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت خواجہ خدا بخش تھا۔ مناقبِ محبوبیہ (تصنیف خواجہ غلام فرید) کے مطابق آپ قریشی اور خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے لیکن عوام میں ''کوریجہ'' مشہور ہیں۔ بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کو فاروقی بھی لکھا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال چار سال کی عمر میں اور والد صاحب کا وصال ۱۲۶۹ھ کو ہوا اس وقت آپ عمر آٹھ سال تھی لیکن اس وقت تک آپ قرآن حفظ کر چکے تھے۔ علومِ دینیہ (عربی، فارسی) کی تعلیم اپنے دور کے فاضل علماء سے حاصل کی۔ آپ علومِ عربیہ اسلامیہ تفسیر وحدیث اور فقہ کے قابل ترین مدرس تھے وقت کے جید علماء کرام آپ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کو اپنے لیے اعزاز تصور کرتے تھے۔

## بیعت

سلسلہ عالیہ چشت اہل بہشت میں وہ اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین فخر جہاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ اپنے کلام میں بھی اس بیعت کا یوں اظہار فرماتے ہیں کہ

فخر جہان قبول کیتو سے      واقف کل اسرار تھیو سے

آپ نے کافی کی صنف میں ایسی باکمال شاعری کی ہے کہ بلاشبہ ان کی شاعری دنیا کے عظیم ترین ادب کا اثاثہ ہے۔ حضرت خواجہ صاحب عربی، فارسی، سندھی، سرائیکی اور دوسری بھاشا کی زبانوں میں مہارت تامہ کے مالک تھے۔ سرائیکی شاعری کو جس اعلیٰ مقام پر آپ چھوڑ کے گئے تھے آج بھی ان سے بہتر نہیں آسکا لطیف احساسات، جذبات اور اس میں وجدانی کیفیات کو اس طرح ملا دینا کہ شیر و شکر ہو جائیں، خواجہ کی شاعری کا ادنیٰ کمال ہے۔

## مسند سجادگی پر

۱۲۸۸ھ مطابق 4 فروری 1872ء میں مرشد و مربی حضرت خواجہ فخر جہاں راہی ملک بقاء ہوئے تو نواب صادق محمد خاں عباسی رابع (نواب ریاست بہاولپور) نے چاچڑاں شریف پہنچ کر دستار بندی میں شرکت کی۔ اس تقریب میں ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خدا حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوکر آپ دستِ مبارک پر بیعت ہوئے ہند وسندھ کے عامۃ الناس کا رجوع آپ ذات کی طرف ہوگیا۔

## نظریۂ تصوف

سلسلہ چشتیہ کے عام مسلک کے مطابق آپ کا نظریہ بھی ''ہمہ اوست'' تھا۔ یعنی آپ توحیدِ وجودی کے قائل تھے۔ آپ کا تمام کلام اسی رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ انھیں ہر رنگ اور انگ میں اللہ کے حسن کے جلوے نظر آتے۔ حضرت خواجہ کریم کی مجلس میں صاحبانِ حال کا ہروقت ہجوم رہتا تھا آپ کے کلام کو سمجھنے کے لیے صاحب حال ہونا ضروری ہے۔ صاحب نظر حضرات لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب عموماً حالتِ وجد میں اشعار کہتے تھے یعنی حال وارد ہوتا تو کچھ کہتے تھے ورنہ نہیں۔ ہروقت فکرِ سخن میں محو رہنا ان کا معمول نہ تھا۔ لکھنے پر آتے تو الہام کی کیفیت ہوتی۔ بعض اوقات تو لمبی لمبی کافیاں دس پندرہ منٹوں میں کہہ ڈالتے تھے۔

## کمال کے صاحب فن تھے

اکثر کتب، علما اور فصحاء اور عامۃ الناس سے سنا ہے کہ آپ علم موسیقی میں خاصا ادراک رکھتے تھے۔ آپ کو 39 راگ، راگنیوں پر عبور تھا۔ آپ نے ان تمام راگنیوں میں کافیاں کہی ہیں۔ نشتر گوری نے لکھا کہ اگر خواجہ صاحب کے کلام پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سنگیت کی تمام رمزوں اور لَے تال کی تمام خوبیوں سے استفادہ کیا ہے۔ اکثر کافیوں میں لفظوں کے تکرار سے ایسی ہم صوتی اور ہم آہنگی پیدا کی ہے کہ ہوا اور پانی کی لہریں اپنے نغمے بھول جائیں۔ شعروشاعری کے اسی گن کو "Alliteration" کہتے ہیں۔ کافی ایک مشکل فن ہے جو عربی زبان میں تو ملتا ہے مگر دوسری زبانوں میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

## کمالِ فن

خواجہ فرید کا کلام ہر رنگ ونسل، عوام وخواص، عالم وان پڑھ، خواندہ وناخواندہ اور عجم وعرب میں مشہور ہے۔ آپ الفاظ کے ساحر ہیں اور حافظ جیسا سوزِ عشق آپ کے کلام کا خاصہ ہے۔ امیر خسرو جیسا راگ رس کلام کی جان ہے، قاآنی کا زورِ بیاں

رکھتے ہیں، رومی سی تڑپ کوٹ کوٹ کر روحِ شاعری میں بھری ہے، سعدی جیسا مشاہدہ اور اسلوب و انداز شعر سے ٹپکتا ہے، صدیوں کے طلسم کو اشعار میں مقید کر دیا ہے۔ وہ شاعرِ قال نہیں شاعرِ حال تھے۔ ان کا کلام روح پر اس طرح اثر کرتا ہے جیسے چشموں اور جھرنوں سے بہتا ہوا بھیوی راگ نہاں خانۂ دل میں اترتا محسوس ہوتا ہے۔ دنیا میں ''الحسن'' کا حسن ہے۔ حسن و عشق لازم و ملزوم ہیں۔

"عشق اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا"

حسن کائنات کی اصل ہے باقی سب اس کا فیض دوام ہے۔ حسن ایک سرچشمہ ہے جہاں سے عشق، تمنا، طلب، خواہش، آرزو، امنگ، حسرت وغیرہ وغیرہ کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

## عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حضرت خواجہ صاحب کا کلام عشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عبارت ہے۔ آپ کو تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ورثہ میں ملی تھی آپ جس عظیم خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں وہ خانوادہ عشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات تقسیم کرنے میں مشہور ہے۔ کلام فرید کو بنظر غایت پڑھنے سمجھنے والوں کا سینہ مدینہ بن جاتا ہے۔

کنتُ کنزاً عشق گواہی پہلے حب خود ذات نوں آہی

جیں سانگے تھیا جمل جہاں ہے

عشق دا جلوہ ہر ہر جا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر صورت وچ دیدار ڈٹھم کل یار کوں اغیار ڈٹھم

## وصال

حضرت خوجہ غلام فرید ۷ ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ 1901ء میں دنیا سے پردہ فرما گئے۔ خواجہ صاحب کے اپنے الفاظ میں

''وصل وصال داویلہ آیا''

اج کل اکھ پڑکاندی ہے کُئی خبر وصال آندی ہے۔

انکھیاں بلکن مکھ ڈیکھن کوں گل لاون کو تھکن باہیں

آپ کا مزار مبارک کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور میں مرجع خلائق ہے۔ وہ بہاول پور میں انگریزی اثر رسوخ کے مخالف تھے انہوں نے نواب آف بہاول پور سے فرمایا تھا ''اپنی نگری آپ وساتوں........ پٹ انگریزی تھانے''

# سلسلہ اویسیہ کے عظیم پیشوا حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اُویسی رحمۃ اللہ علیہ

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج شیخ الحدیث حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''ذکر سیرانی'' سے اکتساب

سیدنا خواجہ محکم الدین سیرانی صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۵ ربیع الآخر کو آپ کے آستانہ عالیہ خانقاہ شریف (سمہ سٹہ) ضلع بہاولپور میں ہوتا ہے اس مناسبت سے آپ کے مختصر حالات قارئین کے ذوق کی نذر ہیں۔

(محمد فیاض احمد اویسی)

## صاحب السیر اور سیرانی کی وجہ تسمیہ

آپ کا نام حضرت محمد عبداللہ المعروف خواجہ محکم الدین (سیرانی) ہے اصل مسکن ضلع ساہیوال کے مضافات میں فتح پور گوگیرہ گاؤں میں تھا اور مزار شریف ریلوے اسٹیشن سمہ سٹہ بہاولپور (پاکستان) کے قریب خانقاہ شریف کے نام سے معروف ہے ویسے تو آپ کے القاب بہت ہیں لیکن سیرانی بادشاہ اور حضرت صاحب السیر کے نام سے آپ مشہور ہیں اور آپ کی درگاہ صاحب السیر لکھی جاتی ہے آپ نے اپنی ساری زندگی سفر میں بسر کردی تھی اور کبھی ایک جگہ قیام نہ فرماتے تھے اور ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے۔ آپ نے جب حضرت چاولی مشائخ رحمۃ اللہ علیہ (بورے والا) کے مزار پر ریاضت کی تو غیب سے سیر و افی الارض (زمین کی سیر کرو) کی آواز سنا کرتے تھے جب آپ نے اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ بخشن خان چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر) سے اس آواز کا تذکرہ کیا تو آپ کے مرشد نے آپ کو سفر میں رہنے کی ہدایت کی اور آپ نے کسی جگہ بھی ایک رات سے زیادہ قیام نہیں فرمایا۔

## پیدائش

فتح پور گوگیرہ نامی بستی جو کہ اوکاڑہ کے قریب دریائے راوی کے کنارے واقع ہے جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی آپ کے والد کا نام حافظ محمد عارف اور دادا کا نام حافظ محمود الدین تھا آپ قوم کے کھرل ہیں۔ آپ کا گھرانہ علم و عمل اور تقویٰ وطہارت اور عرفان کا گہوارہ تھا۔ آپ کی صحیح تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی۔ کسے کیا معلوم تھا یہ ایک دن عالم اسلام کے لئے باعثِ افتخار بنے گا اور اس کی سوانح کے لئے تاریخ پیدائش کی ضرورت پڑے گی۔ بس تخمیناً لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی ولادتِ مبارکہ ۱۱۳۷ھ میں ہوئی۔ اس لئے کہ خاندانِ اویسیہ کی روایت کے مطابق آپ کا وصال ۱۱۹۷ھ میں ہوا تھا لہٰذا اس حساب سے آپ کا سنِ ولادت ۱۱۳۷ھ بنتا ہے۔

## خورد ونوش

غذا بہت ہی سادہ پسند فرماتے تھے نہ کبھی تکلف خود فرماتے اور نہ کسی تکلف کرنے والے میزبان کے ہاں مہمان ہوتے مریدوں، میزبانوں اور خدام کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ اُبلے ہوئے چاول (خشکہ) اکثر تناول فرماتے۔ غذا میں گھی برائے نام ہی ہوتا۔ مسور کی بے روغن دال آپ کی پسندیدہ غذا تھی اور کھانا بہت ہی کم کھاتے جیسا کہ اولیاء کا شیوہ ہے۔

## عام حالات

سنتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ پابندی فرماتے، علماء کرام کی مجلس میں خوشی سے شرکت فرماتے، ساداتِ عظام سے نہایت ہی نیازمندی سے پیش آتے اور ان کا ادب فرماتے۔ روپے پیسے کو کبھی ہاتھ نہ لگاتے اور نہ ہی سونے چاندی کے زیورات کو چھوتے۔ قلت طعام (کم کھانا) قلت کلام (کم سونا) آپ کی عادت میں شامل رہا آپ ہمیشہ تنہا رہتے آپ نے شادی بھی نہیں کی۔ آپ کی زبان ہندوستانی (اردو) تھی اور آخر عمر تک یہی زبان بولتے رہے۔ سفر میں ہمیشہ کوزہ، رسی، مصلیٰ، مسواک، سرمہ اور کنگھی ہمراہ رکھتے۔

## سواری

سواری کے لیے آپ کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کا نام توکل اور اونٹ جس کا نام آپ نے درکار ہی رکھا تھا۔

## عادات خصائل و مشاغل

ولایت گھر بیٹھے نہیں ملتی بلکہ اس کے لیے بہت ریاضت کرنی پڑتی ہے ذیل میں حضرت سیرانی سائیں علیہ الرحمہ کے مشاغل پڑھ کر انہی کے مطابق زندگی ڈھالئے ممکن ہے کہ درجہ ولایت نہ سہی مگر اللہ والوں کے غلاموں میں نام لکھا جائے۔ منقول ہے کہ حضرت سیرانی سائیں لجپال بسا اوقات ساری رات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اگر کبھی سوتے تو تہجد کبھی قضا نہ ہوتی۔

## ذکر بالجہر

صبح سویرے جاگتے ہی ذکر بالجہر اور مراقبہ میں مصروف ہو جاتے۔ جہر کے متعلق ارشاد فرمایا کرتے اگر ذکر جہر کیا جائے تو کم از کم اس طرح ہو کہ مسام جان سے ذکر کی آواز سنائی دے یا خون کے فوارے نکلیں۔

ایک مرتبہ آپ ذکر میں مشغول تھے تو درخت کے پتوں سے بھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دی۔ نمازِ فجر کے بعد اشراق

اور چاشت وغیرہ ادا کر کے قصیدہ امالی اور دعائے مغنی اور سلسلہ شریف کے اوراد و وظائف پڑھتے، ظہر کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت فرماتے، مغرب کی نماز کے بعد اوابین سے فراغت کے بعد قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتے۔ رات اکثر نوافل پڑھتے گزار دیتے۔ ہر وقت باوضو رہتے اور خاص طور پر سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پورا احترام اور پابندی کرتے آدابِ شرعیہ سے ہرگز تغافل نہ کرتے۔

## سفر و حضر برابر

نہ صرف گھر پر معمولات کی پابندی کرتے بلکہ سفر میں بھی اسکا خاص خیال رکھتے آپ نے ساری عمر شادی نہیں کی لوگوں نے آپ کو اپنی لڑکیوں سے عقد کی دعوت پیش کی مگر آپ نے یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ فقیر کو شادی کی خواہش ہے نہ ضرورت۔ آپ انتہا درجے کے سخی تھے۔ حالانکہ آپ ساری زندگی سفر میں گزاری مگر جہاں جاتے وہاں لنگر کا انتظام ہوتا۔ راہ خدا میں خرچ کرنے کے لیے نہایت سخاوت سے اخراجات کرتے۔ کفایت شعاری آپ کی عادت تھی جہاں جاتے وہاں چراغ کی بتی ضرورت سے زیادہ اونچی نہ کرتے۔ آپ اپنے خادموں کی بڑی عزت اور قدر کرتے۔ ان کی تکلیف کا خاص خیال فرماتے اگر کوئی مرید یا خادم بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے جاتے۔

## حیات مبارکہ

آپ کی ساری زندگی سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی اور سادہ زندگی گزارنے کی تلقین فرماتے۔ آپ اکثر جو کی روٹی اور ماش کی دال کھاتے تھے دوران سفر سوکھی اور باسی روٹیاں اپنے ساتھ رکھتے۔ درگزر اور ایثار کا جذبہ آپ میں اتم پایا جاتا تھا۔ اگر کسی نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اس کے حق میں دعا کی اور اس کو اعلیٰ مرتبے تک پہنچا دیا۔ خود تکلیف اٹھاتے مگر دوسروں کو آرام پہنچاتے، خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلا دیتے۔ تواضع انکساری آپ کا ذاتی شعار تھا دوسروں کو افضل اور خود کو حقیر سمجھتے اور ہر ایک کے ساتھ ادب و آداب سے پیش آتے۔

## عطیہ دستار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ایک مرتبہ آپ نے جب حج کا موسم قریب آیا تو اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ کر اجازت طلب کی۔ مرشد کریم نے اجازت کے ساتھ روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خصوصی تاکید فرمائی۔ حضرت سیرانی سائیں جب بیت اللہ پہنچے تو مناسک حج سے فراغت کے بعد مشاہدہ جمال حضرت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے آپ مجمع کثیر میں روضہ انور کے سامنے بیٹھے تھے کہ خادم حضور معلیٰ

نے اسم میاں صاحب سے پکارا لیکن کسی نے اس جانب التفات نہ کیا آخر کار ایک شخص کو شناخت کر کے نام دریافت کیا آپ نے کہا میرا نام عبداللہ ہے۔ خادم نے دوبارہ بتاکید فرمایا کہ تمہارا وہ نام جو مشہور ہے تب آپ نے کہا کہ محکم الدین ہے خادم نے کہا کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ خواجہ صاحب اٹھ کر روضۂ اقدس میں داخل ہوئے خادم باہر ٹھہرا رہا اور آپ بیداری کے عالم میں زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جناب الٰہی سے تم کو ارشاد رہنمائی خلق کا حکم ہو چکا ہے پھر دستار مبارک عطا فرمائی خواجہ صاحب جب اجازت طلب کر کے باہر آئے چونکہ مخلوق دروازے پر منتظر تھی تو خلقِ خدا نے آپ کی سرفرازی کو دیکھ کر آپ کا پیراہن مبارک جو زیب تن تھا از راہِ عقیدت وتبرک لے گئی۔

## وصال شریف

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی سندھ کے بعض علاقوں کی سیر کرتے ہوئے بلک کاٹھیاواڑ (ہندوستان) کی طرف چلے گئے اور دھوراجی بندر پہنچے اور کئی روز تک اس علاقے میں سیاحت کرتے ہوئے ابتداء ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ میں جب واپسی کا ارادہ فرمایا تو حافظ کوکی نے حضرت کو واپسی کے ارادے سے یہ عرض کر کے باز رکھا کہ شب تو میرے ہاں قیام فرما کر دعوت قبول کیجیے اس کے مخلصانہ اصرار اور درخواست پر حضرت نے ایک شب کا قیام مزید منظور فرمالیا۔

(وہاں کے معتقدین نے اس خیال سے کہ آپ بعد از وفات کاٹھیاواڑ ہی کے علاقے میں دفن ہوں اور ہم لوگ دور دراز مسافت طے کرنے سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رہیں۔ حضرت کو وہیں ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا) حافظ مذکور نے رات کے کھانے میں حضرت کو زہر دے دیا۔ زہر نے حلق سے اترتے ہی اپنا عمل شروع کر دیا۔ بے تابی وقلق کے آثار نمایاں ہوئے اسی حالتِ کرب میں نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ تشنگی نے غلبہ کیا تو حضرت نے حافظ محمد کوکی سے پانی مانگا وہ جانتا تھا پانی دینے سے زہر کا اثر بدن میں سرعت سے پھیل جائے گا۔ زہر دینے کے بعد وہ اپنے دل میں پشیمان بھی ہو گیا اس لیے اس نے پانی دینے میں تامل کیا۔ حضرت نے اس کو پس وپیش کرتا ہوا دیکھ کر فرمایا اے احمق! جو کچھ کرنا تھا وہ تو کر گزرا اب پشیمان ہونے سے کیا بنتا ہے لاؤ پانی لاؤ۔ حافظ کوکی نے پانی پیش کیا پانی پیتے ہی استفراغ ہو گیا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر قے کے ذریعے نکلنے لگ گیا حضرت کے سینے اور زبان سے آخری الفاظ ھو ھو سنے گئے اور آواز کے ساتھ روحِ مبارکہ نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ○

۶۲ سال کی عمر میں آپ نے ۶ ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ کو وصال فرمایا جس شب آپ کا وصال ہوا اس شب چاند گرہن تھا۔ میاں ابوطالب اور شیخ نھتو نے حضرت کی وفات کی اطلاع بذریعہ ایک مراسلہ بہاولپور کی طرف روانہ کیا۔ یہ مراسلہ منزل بہ منزل بہت ہی توقف کے ساتھ چھ ماہ گزر جانے کے بعد ماہ شوال میں بہاولپور پہنچا اسی وقت تمام شہر میں شور قیامت برپا ہو گیا۔

## کرامت بعد وصال

اس اطلاع کے بعد آپکے عزیز و اقارب فوراً دھوراجی بندر کی طرف روانہ ہو گئے اور حضرت خواجہ کا تابوت بہاولپور لے جانے کے لیے بھرپور اصرار کیا۔ حافظ کوکی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس تجویز کی مخالفت کرتا رہا۔ کبھی شرعاً عدم جواز ظاہر کرتا کبھی دور دراز سفر کی مشکلات بتاتا، کبھی اپنے حقوق جتلا کر جنازہ لے جانے سے منع فرماتا اور کبھی دھمکی دے کر بھی کام نکالنا چاہتا۔ آخر کار حافظ نجم الدین کو اس بات پر غصہ آ گیا۔ پھر وہ حضرت سیرانی سائیں کی مزار پر آ گیا اور آ کر غصہ میں کہا اگر آپ نے ہمارے ساتھ آنا نہ تھا تو بلایا کیوں تھا؟ آپ نے رات خواب میں حافظ نجم الدین سے فرمایا کہ تم حافظ محمد کوکی کے سامنے قرعہ اندازی کی شرط پیش کرو وہ مان لے گا۔ چنانچہ صاحبزادگان نے حافظ محمد کوکی سے کہا کہ ہم حضرت صاحب کو لے جانا چاہتے ہیں لیکن تم حضرت صاحب کو یہاں رکھنا چاہتے ہو مگر اس طرح فیصلہ ناممکن ہے اور ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ فیصلہ اس طرح ہونا چاہیے کہ حضرت صاحب کی میت کو نکالا جائے اور ایک صندوق میں رکھ دیا جائے ویسی ہی ایک دوسری خالی صندوق بھی ساتھ رکھ دی جائے۔ ان دونوں صندوقوں میں سے ایک صندوق تم چن لو۔ یہ ہمارا مقدر جس کی قسمت ہو گی اسے حضرت صاحب مل جائیں گے۔ اس بات پر حافظ محمد کوکی راضی ہو گیا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب حافظ محمد نے ایک صندوق چن لی اور جب کھول کر دیکھا تو حضرت کو پا کر خوش ہو گیا۔ صاحبزادگان کو اپنی اپنی قسمت پر رنج ہوا حافظ نجم الدین کو اسی وقت غشی طاری ہوئی آپ نے فرمایا حافظ اداس نہ ہو فقیر ظاہری طور پر تو حافظ محمد کوکی کے پاس ہے مگر باطنی طور تمہاری صندوق میں ہوں اور جب صاحبزادے نے صندوق کھل کہ دیکھا تو حضرت صاحب کو موجود پایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ایک مزار ہندوستان (دھوراجی) اور دوسرا پاکستان (بہاولپور، سمہ سٹہ) میں مرجع خلائق ہے۔

## کرامت اندر قبر شریف

یاد رہے کہ آپ کو دھوراجی ہندوستان میں جب اپنے مزار شریف میں رکھا گیا تو بعض لوگوں نے ابوطالب سے کہا کہ حضرت صاحب کا منہ قبلہ رخ کر دیں ابوطالب کا ہاتھ لے جانے سے پہلے آپ کا رُخِ انور خود بخود قبلہ رُخ ہو گیا۔

مزید تفصیلات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی کتاب ''ذکرِ سیرانی'' کا مطالعہ فرمائیں (محمد فیاض احمد اویسی)

## عرس مبارک

حضور سیدنا خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ۳ تا ۵ ربیع الآخر کو دھوراجی ضلع کاٹھیاوار ہندوستان میں بھی بڑے تزک واحتشام سے ہوتا ہے۔

## فاروقی تلوار

زیرِ نظر رسالہ میں حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے وہ واقعات لکھے ہیں جو آپ کی غیرتِ ایمانی پر مبنی ہیں یقیناً یہ واقعات اہل اسلام کی رہبری ورہنمائی کے لیے مشعل راہ ہیں۔ یہ رسالہ سنی تحریک باب المدینہ کراچی نے شائع کیا ہے۔

سید الاولیاء شہنشاہ بغداد محبوب سبحانی قندیلِ نورانی حضور الشیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہٗ کا سالانہ عرس مبارک بڑی گیارویں شریف 11 فروری 2015ء بدھ بعد نماز عشاء جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں نہایت ذوق وشوق سے منائی جارہی ہے شرکت فرمائیں دوجہاں کی برکتیں پائیں۔

خطاب خطیب العصر علامہ حافظ خان محمد قادری (لاہور) کا ہوگا۔

# حضرت دلبر سائیں کی بہاولپور میں آمد

سندھ کے عظیم روحانی پیشوا حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد کرم الٰہی دلبر مدظلہٗ زیب آستانہ عالیہ ماتلی شریف ۳۰ دسمبر کو جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور تشریف لائے شہر بھر کے علماء ومشائخ کرام نے ان کا پرتپاک انداز سے استقبال کیا انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج اپنے استاذ گرامی حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری کے آستانہ پر علماء ومشائخ کرام کے درمیان بیٹھ کر میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں انہوں نے عوام اہلسنت کو تاکید کی کہ ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلسہ وجلوس کی بھرپور تیاری کریں ہر سال کی طرح مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں عظیم الشان میلاد کانفرنس کریں اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد فرمائے گا اور جشن میلاد کے مبارک موقعہ پر رخنہ اندازی کرنے والوں کے عزائم خاک میں مل جائیں گے۔

# حضور فیضِ ملت کے طبی مجرباتِ اُویسی سے اکتساب

## (یادداشت کو بہتر اور محفوظ کرنے کا نسخہ)

### ھوالشافی

### یادداشتی حلوہ

1۔ دیسی مرغی کے انڈے (یاد رہے کہ عموماً دکانوں سے لیے ہوئے دیسی مرغی کے انڈے دیسی نہیں ہوتے، اپنی نگرانی میں دیہاتی مرغی کے دیسی انڈے لیے جائیں) 24 عدد

2۔ کالے چنے بھنے ہوئے 250 گرام

3۔ الائچی چھوٹی سبز 10 گرام

4۔ میٹھے باداموں کی گریاں 250 گرام

5۔ پستہ 100 گرام

6۔ چارمغز 100 گرام

7۔ چینی ایک کلو اگر دیسی شکر ہو جائے تو اس سے بہتر ہے۔

8۔ گوند پھلائی 250 گرام (پنساری کو یہی چیز بتائیں تو وہ یہی گوند دے دے گا)

9۔ دودھ کا کھویا 500 گرام۔

10۔ دیسی گھی ایک کلو

بنانے کا طریقہ: نمبر دو تا نمبر سات اشیاء کو خوب باریک پیس لیں اب ایک بڑے برتن میں انڈے توڑ کر پھینٹ لیں جب انڈے اچھی طرح پھٹ جائیں تو نمبر دو تا نمبر سات کا سفوف انڈوں میں ڈال کر اچھی طرح پھینٹیں۔ گوند پھلائی کو علیحدہ پیس لیں۔

اب کسی بڑے برتن میں گھی کو آگ پر رکھیں۔ گھی جب سرخ ہو تو گوند پھلائی کو ڈال دیں جب گوند پھلائی کا رنگ سرخ ہو تو انڈوں والا مکسچر ڈال کر چمچ سے ہلاتے رہیں جب گھی علیحدہ ہونا شروع ہو جائے اور ہر چیز ریزہ ریزہ ہو کر علیحدہ نظر آنے لگے تو دودھ کا کھویا ٹکڑے ٹکڑے کر کے ڈال دیں اور اس کھوئے کو حلوے میں حل کریں حتیٰ کہ اتنا حل کریں کہ کھوئے کی

سفیدی ختم ہو جائے اور اس کے اندر کی نمی گھی میں جذب ہو کر کھویا بھی حلوے کی شکل اختیار کر لے۔تب اتار لیں، حلوہ تیار ہے۔

ٹھنڈا کر کے صرف اور صرف شیشے کے مرتبانوں میں چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے ڈال کر محفوظ رکھیں صرف ناشتے کے وقت ایک چمچ گرم قہوہ یا دودھ پتی سے کھالیں، انشاء اللہ بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آ جائیں گی جو پڑھا وہ بھی نہیں بھولے گا اور دماغ کو کمپیوٹر کی طرح تیز کر دے گا۔

نوٹ ﴿ یہ حلوہ اگر سردیوں میں کھائیں تو اس کا اثر عمر بھر رہے گا۔یہ نسخہ واقعی ایک فولادی ٹانک ہے اور بے بہا تحفہ ہے آپ ایک بار ضرور آزمائیں۔نوٹ ﴿ صرف موسم سرما میں ہی استعمال کریں۔

## شہد کے متعلق جدید طبی تحقیق

ایک تازہ ترین طبی تحقیق کے مطابق سینے کی جکڑن اور کھانسی میں شہد سے بہتر کوئی دوا نہیں۔شہد خراب گلے میں بھی مفید ہے۔ماہرین نے حال ہی میں ایک رپوٹ جاری کی ہے جس میں کہا گیا کہ 6 سال سے کم عمر بچوں کو زکام اور کھانسی کے لیے میڈیسن دینے سے گریز کیا جائے۔والدین چھوٹے بچوں کو زکام و کھانسی کے لیے متبادل علاج فراہم کریں جن میں سے ایک شہد بھی ہے۔تاہم ماہرین نے ایک سال اور اس سے کم عمر بچوں کو شہد دینے سے منع کیا ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ اس سے اس عمر کے بچوں کو فوڈ پوائزنگ کا سنگین خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔شہد میں موجود بیکٹریا ایک سال سے کم عمر بچوں کے معدے کے لیے فائدہ مند نہیں ہوتا۔تاہم بچوں کو رات میں سونے سے قبل اور سو کر اٹھنے کے بعد ایک چمچہ شہد پلانے سے نزلہ وزکام اور کھانسی کی کیفیت میں آرام ملتا ہے۔

## بیسن کی روٹی اور لہسن کی چٹنی

ثابت لال مرچ، لہسن، نمک، سفید زیرہ ملا کر چٹنی بنائیے۔بیسن کی روٹی پکا کر ہلکا سا گھی یا مکھن لگا کر چٹنی کے ساتھ کھانے سے نزلہ زکام میں فرق پڑتا ہے، بند ناک کھل جاتی ہے، بلڈ پریشر ہو تو نمک بالکل نہ ڈالیے۔

نزلہ جما ہوا ہو تو تازے بھنے ہوئے کالے چنے کھانے اور سونگھنے سے آرام آتا ہے۔گرم چنے رومال میں لپیٹ کر کنپٹی پر ہلکا سینک دینے سے جما ہوا نزلہ خارج ہوتا ہے۔

## ہلدی بڑے کام کی شے ہے

نزلہ زکام بخار میں ہلدی بڑا کام دیتی ہے۔اگر ہلدی خود ثابت لے کر پیس لیں تو بہت اچھا ہے نزلہ بخار میں گرم دودھ میں

ہلدی پسی ہوئی چوتھائی چمچہ اور چار پانچ ثابت کالی مرچ پیس کر ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
بلغمی کھانسی ہو تو ایک ہلدی کی گرہ لے کر آگ میں بھون کر پیس کر رکھ لیں۔ صرف چٹکی بھر ہلدی چائے یا گرم پانی کے ساتھ کھانے سے فرق پڑ جاتا ہے۔

## جوشاندہ اور تلسی کی چائے

بازار میں جوہر جوشاندہ کے پیکٹ ملتے ہیں۔ نزلہ زکام ہو تو آپ اسے ضرور استعمال کریں۔ قدرتی جڑی بوٹیاں موثر ہیں۔ آپ اسے چائے میں ڈال کر بھی پی سکتے ہیں کسی وقت نہ ملے تو آپ تلسی کے پتے کا ایک چمچہ اور ادرک کا چھوٹا ٹکڑا کاٹ کر جوشاندے کی طرح ابالیے۔ چھان کر تھوڑا سا شہد ملا کر پی لیجیے۔ آپ کو خود فرق محسوس ہوگا۔ سینے کی جکڑن اور گلے کی سوزش میں فرق پڑے گا۔ دار چینی کی چائے بھی اچھی ہوتی ہے۔ دار چینی موٹی موٹی کوٹ کر رکھ لیں۔ چائے کا چھوٹا چمچہ لیں۔ پانی ابال کر اس میں ڈال کر دم دیں۔ شہد ملا کر پی لیں۔ نزلہ زکام کھانسی کے لئے یہ قدیم آزمودہ ٹوٹکے ہیں۔ انشاء اللہ وقت ملا تو پھر اس پر مزید لکھوں گی۔ سردی اور ٹھنڈی ہوا سے بچیں، سر اور گلے کو ڈھانک کر رکھیے، ٹھنڈی چیزیں نہ کھائیں، قدرتی غذاؤں سے قوتِ مدافعت حاصل کریں۔ صحت ہے تو پھر سب کچھ ہے۔

## یخنی لہسن کی

چار پانچ ہڈی والی بوٹیاں مرغی کی یا بکرے کی لیں۔ پانی ڈال کر یخنی کے لیے رکھیں اس میں ایک دو ٹکڑے ثابت دار چینی، دس پندرہ کالی مرچ، پانچ لونگیں، ایک بڑی الائچی، آدھا چمچہ سفید زیرہ ڈال دیں۔
ایک بڑی پیاز لے کر اس کے ٹکڑے ڈالیں اور ایک لہسن لے کر چھیل کر ہلکی آنچ پر پکنے رکھ دیں۔ تھوڑی سی ادرک لے کر کاٹ کر ڈالیے یہ گرم گرم یخنی دن میں دو تین بار لیں۔ لہسن پیاز ادرک کی وجہ سے زکام کھانسی میں بہت فرق پڑے گا۔

## ادرک کی چائے

ادرک کی چائے نزلہ زکام بخار میں مفید ہے۔ ایک چھوٹا ٹکڑا ادرک چھیل کر دھو کر ٹکڑے کاٹ لیں ایک بڑے کپ میں پانی ملا کر اچھی طرح ابالیں۔ پیالی میں ٹی بیگ ڈالیں اور ادرک والا پانی ڈال کر چینی ملا کر پی لیں۔
ادرک کی چائے جسم کی کاہلی، سستی، درد، بخار، نزلہ کے لیے مفید ہے ٹی بیگ نہ ہو تو آپ چائے کی پتی ادرک کے پانی میں ڈال کر دم دے کر چائے بنا سکتے ہیں۔ نزلہ زکام میں، گلے کی سوزش، ناک سے پانی بہنا، چھینکیں آنا، سر درد، جسم درد شروع ہو جانا، بھوک کا نہ آنا، بخار محسوس ہوتا ہے۔ شروع میں دو تین دن شدت رہتی ہے، پھر آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتا ہے۔

## آٹے کا چھان یا بھوسی

آٹے کا چھان جسے ہم ضائع کر دیتے ہیں، بہت مفید ہے نزلہ زکام کھانسی میں آرام دیتا ہے ایک بڑا چمچہ اوپر تک بھر کر آٹے کا چھان لیں۔ ڈیڑھ کپ پانی میں ڈال کر رات کو پکائیں۔ اچھی طرح پک جائے تو چھان کر کپ میں ڈالیں۔ ایک چھوٹا چمچہ شہد ملائیں اور گھونٹ گھونٹ کر کے پی لیں۔ زمانہ قدیم سے خواتین آزماتی آرہی ہیں۔

## بھاپ لیں

نزلہ زکام میں گرم پانی کی بھاپ ضرور لیں۔ پانی میں چند پتے یوکلپٹس جسے سفیدہ بھی کہتے ہیں ڈال لیں تو اچھا ہے۔

## مونگ کی دال

مونگ کی دال اور پالک بھی بار بار نزلہ زکام ہونے، گلے میں سوزش ہونے کے لئے بہت مفید ہے۔ آدھا کپ مونگ کی دال چھلکوں والی لے کر دھو کر پانی ڈال کر آگ پر رکھیے۔ لہسن، پیاز، نمک، دو ہری مرچیں، ادرک کا چھوٹا ٹکڑا ملایئے۔ ایک کپ کٹی ہوئی پالک ملا کر خوب پکایئے۔ بعد میں دو تین ثابت لال مرچیں آدھا چمچہ سفید زیرہ، تھوڑی سی پیاز کا بگھار لگایئے۔ اس میں نشاستہ وٹامن اے بی ڈی کے علاوہ دوسرے اجزا موجود ہیں۔ معدے کی گرمی تیزابیت، حلق کی سوزش کے لیے اچھی ہے۔ غذائیت سے بھرپور ہے۔ آپ اس میں روٹی بھگو کر بھی کھا سکتے ہیں گرم گرم چمچے کے ساتھ پی بھی سکتے ہیں۔

### موت العالم موت العالم

شہزادہ صدر الشریعہ مفتی قاری رضا المصطفیٰ اعظمی صاحب (باب المدینہ کراچی) کا گذشتہ دنوں 92 سال کی طویل عمر میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم 55 سال تک میمن مسجد کراچی میں تراویح پڑھاتے رہے، رمضان المبارک میں آپ کا تراویح پڑھانے کا منفرد انداز تھا جو دلوں کو موہ لیتا تھا، آپ کی تصانیف بھی موجود ہیں، کنز الایمان کا دیگر تراجم سے تقابلی جائزہ کے موضوع پر سب سے پہلے آپ ہی نے قلم اٹھایا اب تک بلا مبالغہ یہ پمفلٹ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر تقسیم ہو چکا ہے، فقہ حنفی کی مشہور کتاب بہار شریعت جسے حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمایا تھا اس کا کچھ کام باقی رہتا تھا کہ آپ کی بینائی جاتی رہی آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ اس کا بقایا کام کیا جائے۔ ان کے وصال کے بعد اس کا بقایا کام حسب وصیت کثیر رقم خرچ کر کے مکمل کروایا یوں یہ کتاب تین جلدوں (بیس حصوں) میں موجود ہے۔ جس سے ہر خاص و عام فائدہ اٹھا رہے ہیں، تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں بھی آپ کی خدمات لازوال ہیں، آپ کے سانحہ ارتحال سے جو خلا ہوا ہے اسے پورا نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ معمر بزرگ علامہ عبد العزیز فیضی فاضل منظر اسلام شاگرد حجۃ الاسلام (بریلی شریف) تقریباً 125 سال کی عمر میں چند روز قبل وصال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

## آہ! حضرت خواجہ فقیر محمد باروی

درگاہ عالیہ حضرت باروشریف ضلع لیہ کے مسند نشین محبّ العلم والعلماء حضرت قبلہ خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد راہی ملک بقاء ہوئے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" حضرت موصوف یادگارِ اسلاف تھے۔ شیخ طریقت رہبر شریعت تھے دردِدل رکھنے والے مشائخ میں سے تھے۔ مسلک حق اہلسنّت کے سچے ترجمان تھے۔ ضلع لیہ میں اہلسنّت کی ہر تحریک آپ کی قیادت میں کامیاب ہوتی تھی۔ ملک کے طول وعرض میں کئی مدارس کی آپ سرپرستی فرماتے تھے۔ ضعف اور طویل عمری کے باوجود مسلک حق اہلسنّت کے فروغ کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد آپ نے خانقاہ کا نظام نہایت اچھے انداز سے چلایا طلباء وطالبات کے لیے عظیم الشان مثالی مدرسہ قائم فرمایا گذشتہ چند سالوں سے علیل تھے۔ ۴ ربیع الاول شریف شب ہفتہ جبکہ چاردانگ عالم میں آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی دھوم مچی ہوئی تھی ہر طرف سے درود وسلام کی صداؤں سے ماحول معطر تھا کہ حضرت خواجہ فقیر محمد کلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے اپنے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے ہفتہ کی شام ۴ بجے دربار حضرت باروسائیں تحصیل چوبارہ میں ایک تاریخ ساز جنازہ تھا حدنظر تک خلقِ خدا کے سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا لوگ اپنے محبوب مرشد کے آخری دیدار کے لیے بے تاب تھے ان کی جدائی پر ہر آنکھ اشکبار تھی ان کا آخری دیدار کرنے والے ہزاروں لوگ شاہد ہیں ان کے چہرے پر نورِ خدا کا اک خاص جلوہ تھا۔ شدید دھند اور سردی کے باوجود دور دراز سے ان کے جنازہ میں ملک کے ممتاز ومعروف مشائخ عظام، علماء کرام سمیت عوام اہلسنّت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عوام اہلسنّت کے دلوں میں خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ سے کتنی عقیدت اور محبت ہے۔

### ان کی زندگی پر اک نظر

حضرت خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی خلیق، ملنسار، ہنس مکھ، خدمت انسانیت کے جذبہ سے سرشار، سادگی کا پیکر، لباس میں نفاست، سوچ میں نظافت، فکر میں لطافت رکھتے تھے۔ جو ایک نظر دیکھ لے بس دیکھتا ہی رہ جائے وہ ساری زندگی اللہ رب العزت کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت کا پرچار کرتے رہے۔ مقام مصطفیٰ کا تحفظ اور نظام مصطفیٰ کا نفاذ ان کی زندگی کا مقصد اولین تھا۔ خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہلسنّت صوبہ پنجاب کے نائب صدر بھی رہے ہیں۔ مسلک حق اہلسنت پر خود بھی سختی سے کاربند رہے اور اپنے مریدین کو بھی اس کی تاکید کرتے رہے۔ عظمت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ترویج واشاعت کے لیے بہت سے بڑے بڑے جلسے کرائے ان کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کردیتے ان جلسوں میں ملک کے جید علماء کرام خطاب کرتے جس میں مریدین سمیت لاکھوں مسلمان شریک ہوتے رہے۔ خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عشق اور محبت کا درس دیتے رہے۔ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے بھی ان کا کردار نمایاں رہا۔ اس کے لیے بھی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے جلسے کرائے۔ اس سلسلہ میں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آخری جلسہ خورشید اسٹیڈیم چوک اعظم میں کرایا۔ جس میں ملک کے جید علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو شریعت کی پابندی کرنے سر پر عمامہ اور چہرے پر داڑھی سجانے کا حکم دیتے۔

حضرت خواجہ فقیر محمد باروی علیہ الرحمۃ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ سے دلی محبت فرماتے تھے بہاولپور اور مضافات میں جب آتے تو جامعہ اویسیہ بہاولپور میں حضور فیض ملت سے ملاقات فرماتے مدینہ منورہ میں حضور فیض ملت سے ان کی کافی ملاقاتیں رہیں۔

فقیر ایک مرتبہ میانوالی سے واپس بہاولپور آتے ہوئے دربار باروشریف پر ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تو ایسی محبت سے نوازا کہ آج تک یاد ہے۔ اس ملاقات میں فرمانے لگے کہ حضرت اویسی صاحب کی دینی خدمات سے اک زمانہ فیض یاب ہورہا ہے یہ کرنے کے کام ہیں جو وہ کررہے ہیں آنے والی صدیوں تک اہل اسلام مستفیض ہوتے رہیں گے۔

ایک بار مدینہ منورہ میں بابِ مکہ کے باہر میرے قبلہ والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی ہم نے نماز عصر ادا کرنی تھی کہ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بھی نماز پڑھنی ہے تو ہم بابِ مکہ سے مسجد نبوی شریف کے اندر داخل ہوئے جماعت کے لیے صف بنی تکبیر کے بعد امامت کے لیے فقیر کو آگے کردیا یہ اعزاز میرے لیے ناز سے کم نہیں تھا پھر جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو فقیر عرض کرتا کہ میں مسجد نبوی میں آپ کا امام ہوں تو فقیر کی یہ بات سن کر بہت مسرور ہوتے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے جانشین اور مریدین کو ان کے مشن کو جاری رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء کرے آمین۔ خواجہ صاحب کے ایصال ثواب کے لیے قل خوانی کی تقریب ۳۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کو دربار عالیہ پیر باروشریف میں ادا کی گئی۔ خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر تفصیل سے لکھنے کے لیے کئی دفاتر درکار ہیں۔ صرف حصول برکت کے لیے چند الفاظ لکھ دیئے ہیں۔

از: مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

# اہل ایمان پر شرک کا فتویٰ ''ذرا سوچیں''

موجودہ دور میں ایک مخصوص ٹولہ اہل ایمان پر شرک کے فتووں کی توپوں سے گولہ باری کرتا دکھائی دیتا ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ یہ ریت نئی نہیں ہے بلکہ روز اوّل سے ہی خوارج کا یہی وطیرہ رہا ہے۔ یہ بد بخت قرآن کی آیات میں تاویلاتِ باطلہ سے کام لیتے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی مشرک کہتے تھے۔چنانچہ علامہ عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الملل والنحل میں ایسا ہی ایک واقعہ پیش کیا ہے جسے پڑھ کر ایک عام آدمی اس ٹولے کے خدوخال کا اندازہ بخوبی لگا سکتا ہے کہ اس ٹولے کے رشتے ناطے کہاں جا کر ملتے ہیں۔ظاہر ہے جن لوگوں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے نفوسِ قدسیہ کو نہیں بخشا وہ ہمیں کب بخشیں گے۔واقعہ ملاحظہ کیجیے۔

**وعروة بن أذينة نجا بعد ذلك من حرب النهروان وبقي إلى أيام معاوية ثم أتي إلى زياد بن أبيه ومعه مولى له فسأله زياد عن أبي بكر وعمر رضي الله عنهما فقال فيهما خيرا وسأله عن عثمان فقال كنت أوالي عثمان على أحواله في خلافته ست سنين ثم تبرأت منه بعد ذلك للأحداث التي أحدثها وشهد عليه بالكفر وسأله عن أمير المؤمنين علي رضي الله عنه فقال كنت أتولاه إلى أن حكم الحكمين ثم تبرأت منه بعد ذلك وشهد عليه بالكفر وسأله عن معاوية فسبه سبا قبيحا ثم سأله عن نفسه فقال أولك لزنية وآخرك لدعوة وأنت فيما بينهما بعد عاص ربك فأمر زياد بضرب عنقه .** (الملل والنحل للشهرستانی، ص137 دار المعرفۃ بیروت)

ترجمہ: اور عروہ بن اذینہ نہروان کی جنگ سے بچ گیا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا پھر وہ زیاد بن ابیہ کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا تو زیاد نے اس سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے بارے پوچھا تو کہا وہ بہتر تھے۔پھر زیاد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا اس نے کہا ابتدا میں چھ سال تک انہیں بہت دوست رکھتا تھا پھر جب انہوں نے بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہو گیا اس لیے کہ وہ آخر میں کافر ہو گئے تھے (العیاذ باللہ) پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا شروع میں وہ بھی اچھے تھے لیکن جب حکم بنایا تو کافر ہو گئے اس لیے میں ان سے بھی علیحدہ ہو گیا پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو وہ سخت گالیاں دینے لگا (العیاذ باللہ) پھر زیاد نے اس کی گردن مارنے کا حکم دے دیا۔

## مولانا قاری فضل احمد کریمی مبارک پور فوت ہوئے

موصوف جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل تھے ۴۲ سال قبل جب ان کی دستار بندی ہوئی تو شہر مبارک (بہاولپور) سے حضرت قاری محمد یونس صاحب مرحوم کی معیت میں چند احباب حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کی خدمت حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ جامعہ انوار محمدیہ کے لیے قابل مدرس درکار ہے تو آپ نے قاری فضل احمد کریمی کا انتخاب فرمایا عرصہ ۴۲ سال مبارک پور میں دین متین کی خدمت کی بلاشبہ سینکڑوں حفاظ رقراء تیار کیے جو مبارک پور شہر و مضافات کی کئی مساجد و مدارس میں تعلیم قرآن کو عام کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں ۔ ۷/ربیع الاول شریف ۱۴۳۶ھ منگل ایک پروگرام میں شریک تھے کہ اچانک طبیعت خراب ہوئی بہاولپور ہسپتال میں لایا گیا آخر دم تک ہوش وحواس قائم تھے بات چیت کرتے رہے ۔کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے راہی ملک بقاء ہوئے ۔ دوسرے روز مبارک پور میں ان کا جنازہ ہوا دھند اور شدید سردی باوجود بلاشبہ مبارک پور میں ایک تاریخی جنازہ تھا۔ ان کی وفات پر شہر میں سوگ کا عالم تھا۔قل شریف کی تقریب ۱۶ ربیع الاول شریف ان کے آبائی گاؤں ٹبی عاربی محمود شہید احمد پور ایسٹ میں ہوئی صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے اپنے خصوصی خطاب میں ان کی دینی خدمات کا تذکرہ خوبصورت پیرائے میں کیا۔ ان کے چہلم کی تقریب 6 فروری جمعرات کو مدرسہ انوار محمدیہ مبارک میں ہوگی ۔ (قاری محمد اقبال سعیدی مبارک پور)